نہیں ملا۔ اس سے علوم شرقیہ۔ علوم اسلامیہ، زبان اُردو اور ملک کی عام علمی ترقی کو شدید نقصان پہونچے گا" (ص ۱۷۲) مولانا صلاح الدین احمد نے کہا " پاکستانی معاشرہ بڑی تیزی سے روبہ تنزل ہے — میرے نزدیک اس کا سب سے بڑا سبب غیر مسلموں کی متروک املاک ہے۔ ان املاک نے ہمیں زبردستی مادی منفعت کے ایسے گرداب میں دھکیل دیا ہے جس سے نجات کا راستہ نظر نہیں آتا" (ص ۱۴۵) غرضکہ اس میں شبہ نہیں پاکستان کے موجودہ معاملات و مسائل کو سمجھنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ بہت مفید اور سبق آموز ثابت ہوگا۔

انتخابات کامریڈ : مرتبہ جناب رئیس احمد صاحب جعفری۔ تقطیع کلاں۔ ضخامت ۶۶۰ صفحات ٹائپ جلی۔ قیمت مجلد تیس روپے۔ پتہ : محمد علی اکاڈمی - لاہور۔

ایک زمانہ تھا (از ۱۹۱۱ تا ۱۹۱۴) جبکہ مولانا محمد علیؒ کے انگریزی اخبار کامریڈ کی دھوم تھی برعظیم انڈو پاک میں اور اس سے زیادہ یورپ میں لارڈ ہارڈنگ اور اُس کی بیوی دونوں مستقل خریدار تھے۔ اور جس ہفتہ آنے میں ذرا دیر ہوجاتی تھی دونوں فرطِ اشتیاق سے بے قرار ہوجاتے تھے۔ مولانا انگریزی زبان کے صاحب طرز انشا پرداز تھے۔ الفاظ نہایت پُرشکوہ۔ جملے طویل طویل، ہلکا ہلکا طنز اور تعریض، خطیبانہ جوش و خروش مشرقی تلمیحات اور استعارات کی آمیزش۔ اردو اور فارسی اشعار کا امتزاج۔ یہ وہ خصوصیات ہیں جن کی بنا پر مولانا کی تحریریں اربابِ ذوق پڑھتے اور جھومتے تھے۔ فاضل مرتب کا شکر گذار ہونا چاہیے کہ انھوں نے بڑی تلاش کے بعد کامریڈ کے پرچے حاصل کرلیے اور ایک ضخیم کتاب کی شکل میں اُن کا انتخاب مرتب کرکے شائع کردیا، اس میں مولانا کی تمام اہم تحریریں مثلاً " ترکوں کا انتخاب " اور "مقدمہ کراچی کے موقع پر مولانا کا بیان " ان کے علاوہ کہانیوں اور نظموں کا انتخاب اور متعدد فوٹو اور تصویری اسکیچ بھی شامل ہیں۔ علی برادران کا جیل کے قیدیوں کے لباس میں فوٹو بڑا رقت انگیز ہے۔ ناممکن ہے کوئی اسے دیکھے اور آنکھیں اشکبار نہ ہوں، شروع میں متعدد نامور حضرات کے قلم سے مولانا سے متعلق ذاتی تاثرات و مشاہدات اور پھر مولانا کی خود نوشت سوانحعمری منسلک ہے، کامریڈ کی چہار سالہ زندگی میں جب کبھی غیر منقسم ہندوستان میں یا عالمِ اسلام کے کسی گوشے میں کوئی اہم واقعہ یا معاملہ پیش آیا ہے۔ مولانا نے کمال جرأت دبیباکی سے اُس پر اپنی رائے ظاہر کی ہے اس بنا پر یہ مجموعہ ادبی۔ سیاسی۔ تعلیمی اور اسلامی ہر حیثیت سے پڑھنے کے لائق ہے۔